❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنا ضروری ہے

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

میری پیاری بہنو! آج میری گزارشات کا مرکزی نقطہ **تقویٰ کی باریک راہیں** ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ

(ال عمران:103)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اس کے تقویٰ کا حق ہے اور ہرگز نہ مرو مگر اس حالت میں کہ تم پورے فرمانبردار ہو۔

میری بہنو! حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ تقویٰ کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ”تقویٰ کے معنی ہیں کہ انسان خدا کو اپنی ڈھال بنائے۔ یہ لفظ وِقَایَہ سے نکلا ہے جس کے معنی بچاؤ اور حفاظت کے ہیں تو تقویٰ کے معنی ہوئے کہ انسان اپنے اندر ایسی حالت پیدا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کا محافظ ہو جائے۔“

(انوار العلوم جلد 9 صفحہ 428)

کسی نے تقویٰ کی تعریف میں لکھا ہے کہ کوئی انسان کسی ایسے تنگ راستے پر جا رہا ہو جس کے دونوں جانب کانٹے ہوں اور وہ اپنے دامن کو سمیٹتے ہوئے اور اپنے کپڑوں کو کانٹوں سے بچاتے ہوئے وہاں سے گزر جائے تو یہ تقویٰ ہے۔ تقویٰ کے ان معانی کو سامنے رکھتے ہوئے تقویٰ کے تفسیری معانی یہ ہوں گے کہ ایک متقی اور مومن دنیا میں جن راہوں پر چل کر اپنی زندگی بسر کرتا ہے ان کو گناہوں اور بداعمالیوں نے گھیرا ہوا ہے اور مومن کے لیے یہ دنیا اَلدُّنۡیَا سِجۡنٌ لِلۡمُؤۡمِنِ کی طرح قید خانہ ہے جہاں اسے تمام بدیوں، گناہوں اور بداعمالیوں سے اپنے آپ کو بچا کر گزرنا ہوتا ہے۔

حاضرات! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو تقویٰ کی باریک راہیں مختلف انداز میں بیان فرمائی ہیں۔ جیسے فرمایا۔
حلال اور حرام کے درمیان کچھ مشتبہ امور بھی ہیں۔ جنہیں اکثر لوگ نہیں جانتے۔ بعض لوگ ان مشتبہ امور سے بچ کر زندگی گزارتے ہیں۔ لیکن جو شخص ان مشتبہ امور میں جا پڑا وہ اس چرواہے کی مانند ہے جو رَکھ کے آس پاس اپنا ریوڑ چرا رہا ہے اور قریب ہے اس کا ریوڑ رَکھ کے اندر چلا جائے۔ ہر بادشاہ کی ایک رَکھ ہوتی ہے جس کے اندر لوگ نہیں جاتے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی زمین میں اس کی رَکھ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں۔ ان محارم سے اپنے آپ کو بچانا اور ناجائز امور سے بچنا اصل میں تقویٰ کی باریک راہیں ہیں۔

جڑ ہے ہر ایک خیرو سعادت کی اتقا
جس کی یہ جڑ رہی ہے عمل اس کا سب رہا

معزز سامعات! اس مضمون کو مزید واضح دو ملکوں کے آپس میں ملنے والے بارڈر یعنی حدود سے کیا جاسکتا ہے اور ہم میں ہر ایک بارڈر کے قریب سفر کرتے ہوئے بہت احتیاط برتتا ہے کہ کہیں دوسرے ملک میں داخل نہ ہو جائیں۔ بعینہٖ نیکی کی ایک سرحد ہوتی ہے۔ اس سرحد کے اندر اندر اپنی زندگی کا سفر جاری رکھنا تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنا ہے۔

خاکسار نے تقریر کے آغاز پر سورت آل عمران کی آیت نمبر 103 کی جو تلاوت کی ہے اس میں بھی صرف تقویٰ اختیار کرنے کا ذکر ہی نہیں بلکہ تقویٰ کا جو حق ہے اس کے مطابق تقویٰ اختیار کرنے کا ذکر ہے اور اسلام کی حالت میں مرنے کا ذکر ہے جو تقویٰ کا ایک اعلیٰ مقام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بھی اس انسان سے محبت کرتا ہے جو پرہیز گار یعنی متقی ہو، بے نیاز ہو اور گمنامی و گوشہ نشینی کی زندگی بسر کرنے والا ہو۔

(مسلم کتاب الزھد)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔
تقویٰ تو یہ ہے کہ باریک در باریک پلیدگی سے بچے اور اس کے حصول کا یہ طریق ہے کہ انسان ایسی کامل تدبیر کرے کہ گناہ کے کنارہ تک نہ پہنچے اور پھر نری تدبیر ہی کو کافی نہ سمجھے بلکہ ایسی دعا کرے جو اس کا حق ہے کہ گداز ہو جاوے بیٹھ کر، سجدہ میں، رکوع میں، قیام میں اور تہجد میں۔ غرض ہر حالت اور ہر وقت اسی فکر و دعا میں لگا رہے کہ اللہ تعالیٰ گناہ اور معصیت کی خباثت سے نجات بخشے۔ اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہے کہ انسان گناہ اور معصیت سے محفوظ اور معصوم ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کی نظر میں راست باز اور صادق ٹھہر جاوے۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 569 ایڈیشن 1988ء)

پیاری بہنو! بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعودؑ ایک اور جگہ تقویٰ کی باریک راہوں کا ذکر کر کے جماعت کو یوں نصیحت فرماتے ہیں۔

”اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً **یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہو گی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہو گا۔**“

(کشتیٔ نوح، روحانی خزائن 19 جلد صفحہ 15)

سامعات! تقویٰ کی باریک راہوں کو یوں بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ شادی بیاہ میں نکاح کی آیات میں 5 دفعہ تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ گو شادی بیاہ خوشی کا موقع ہے اور بالعموم لوگ خوشی کے مواقع پر اللہ کی، اس کے دین کی حدود کو پھلانگ جاتے ہیں فرمایا کہ ایسے موقع پر بھی اللہ کا ڈر اور خوف مد نظر رہنا چاہئے۔ یہی تقویٰ کی باریک راہ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

”جماعت احمدیہ کی فتح اور اس کا غلبہ دنیاوی ہتھیاروں کے ذریعہ سے نہیں ہونا بلکہ یہ نیکیاں اور تقویٰ ہے جو ہماری کامیابی کے ضامن ہیں۔ ورنہ دنیاوی لحاظ سے تو نہ ہمارے پاس طاقت ہے اور نہ وسائل ہیں۔ دنیاوی وسائل کے لحاظ سے تو ہم غیر کا ایک منٹ بھی مقابلہ نہیں کر سکتے۔ لیکن اگر ہم میں تقویٰ پیدا ہو جائے گا، اگر ہم اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کر لیں گے، اگر ہم اپنے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کر لیں گے، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہیں وہ طاقتیں عطا کروں گا جن کا کوئی غیر اور کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی مقابلہ نہیں کر سکتی۔ پس ہر احمدی کو چاہئے کہ اپنے اندر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق خاص تبدیلی پیدا کرے۔ اپنے تقویٰ کے معیاروں کو اونچا کرے۔“

(خطباتِ مسرور جلد سوم صفحہ 293)

پیاری بہنو! حضرت مسیح موعود علیہ السلام تقویٰ کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

”تقویٰ تو صرف نفس امّارہ کے برتن کو صاف کرنے کا نام ہے اور نیکی وہ کھانا ہے جو اس میں پڑنا ہے اور جس نے اعضاء کو قوّت دے کر انسان کو اس قابل بنانا ہے کہ اس سے نیک اعمال صادر ہوں اور وہ بلند مراتب قربِ الٰہی کے حاصل کر سکے۔“

(**ملفوظات جلد 3 صفحہ 503 حاشیہ**)

اللہ تعالیٰ نے انسانی اعضاء، برتنوں کی ساخت کی مانند بنائے ہیں۔ ان کو صاف ستھرا رکھنا اسی طرح ضروری ہے جس طرح ہم برتنوں کو مختلف صابن اور Detergent سے صاف کرتے ہیں تا برتن صاف بھی ہو جائیں، بُو بھی ختم ہو اور چمک بھی آجائے۔ انڈے اور مچھلی والے برتنوں پر صفائی کے لیے خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ اسی طرح انسانی اعضاء کو تقویٰ کے پانی سے دھو کر ان میں نیکیاں ڈالنا ضروری ہے۔ اس سارے عمل کو تقویٰ کی باریک راہ کا نام دے سکتے ہیں۔

سامعات! میں اپنی تقریر کا اختتام حضرت مسیح موعودؑ کے ارشاد سے کرتی ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں۔

”انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے۔ تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خدوخال ہیں اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتی الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضاء ہیں جن میں ظاہری طور پر آنکھیں اور کان اور ہاتھ اور پیر اور دوسرے اعضاء ہیں اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اور اخلاق ہیں۔ ان کو جہاں تک طاقت ہو ٹھیک ٹھیک محلِ ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع سے روکنا اور ان کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا اور اسی کے مقابل پر حقوق عباد کا بھی لحاظ رکھنا یہ وہ طریق ہے جو انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے اور خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔“

(ضمیمہ براہینِ احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 209-210)

طالب دعا

(حنیف احمد محمود۔ برطانیہ)

✡✡✡✡